Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۴۹
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۵/۳۰ | ۹ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۸ احسان ۱۳۵۵ ہش ۸ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۲۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ احسان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ
احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ قیمتی اور مبارک وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم امیر و مبلغ انچارج غانا نے اطلاع دی ہے کہ مکرم فرید ملک صاحب سرکٹ مشنری موٹر کے حادثہ میں شہید ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف گذشتہ سال سالٹ پانڈ مشنری ٹریننگ کالج سے فارغ ہوئے تھے۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین
(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

مکرم نجیب احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سیرالیون کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں انکی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ماہ بماہ ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا ہتھیار تو دُعا ہی ہے اسکے سوا اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں

دُعا ہی ایک ہتھیار ہے جِس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے

"ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صـ۵۱)

"دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوا اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔۔۔۔ ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صـ۲۸،۲۷)

"دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صـ۵۹)

"بالآخر میں کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ، پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو، استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔ اُس وقت دعا میں قبولیت، نماز میں لذّت پیدا ہوگی۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔" (ملفوظات جلد نہم صـ۲۴)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ راحسان ۱۳۵۵ھش
۸ رجون ۱۹۷۶ء

دورِ جدید کا سب سے بڑا المیہ

موجودہ زمانہ میں (جسے "دورِ جدید" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے) ایک بہت بڑی تبدیلی یہ رونما ہوئی ہے کہ مغربی اقوام کی بے اندازہ مادی ترقی نے ان اقوام کی ہی نہیں بلکہ ان کی دیکھا دیکھی دنیا کی دیگر اقوام کی بھی ذہنیت اور ان کا نقطۂ نظر یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ بے حد بے حساب اور بے اندازہ بے لگام مادی ترقی کے نتیجہ میں سراسر ایک مادی تہذیب کا معرضِ وجود میں آنا اور روحانی نقطۂ نظر کا معدوم ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ چنانچہ مغربی تہذیب نے جس کی بنیاد مادہ پرستی پر ہے، مغربی اقوام پر ایسا تباہ کن اثر ڈالا ہے کہ وہ مذہب کو خیر باد کہہ کر اندھا دھند مادہ پرستی کی رَو میں بہی چلی جا رہی ہیں اور یہی حال ان دیگر اقوام کا ہے جنہوں نے مادی ترقی کی خاطر مغربی تہذیب و تمدن کی نقالی کو کعبۂ مقصود بنا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کیا مشرق اور کیا مغرب جدھر بھی دیکھو مذہب کی صف لپیٹ رہی ہے۔ مذہب کے ساتھ رسمی وابستگی کے اعلان تو ضرور سننے میں آتے ہیں لیکن مذہب پر عمل کرنا تو کجا مذہبی اقدار کو ذرہ برابر بھی اہمیت دینے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے، اُلٹا مذہب اور مذہبی اقدار کو ترقی کی راہ میں روک سمجھا جاتا ہے۔ جدھر بھی دیکھو ہر طرف دہریت کا دَور دَورہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی اور حیات الآخرت کے عقیدہ پر ایمان یکسر مفقود ہو کر رہ گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مغربی اقوام اور اُن کے زیرِ اثر باقی دنیا کی اکثر و بیشتر اقوام کا مادہ پرستی اور دہریت کی رَو میں بہہ جانا ایک بہت بڑا المیہ ہے کیونکہ اس المیہ کی بدولت ہی دنیا بڑی تیزی کے ساتھ تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑا ایک اور المیہ ہے جس نے اقوامِ عالم کے مذہب کی طرف عود کرنے اور اس طرح تباہی سے بچنے کے امکان کو بظاہر حالات کالعدم کر کے رکھ دیا ہے اسی لئے اس نئے المیہ کو نوعِ انسانی کا سب سے بڑا المیہ قرار دیا جائے تو ہرگز بے جا نہ ہوگا۔ دَورِ جدید میں نوعِ انسانی پر گزرنے والا وہ سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ دینِ فطرت یعنی اسلام کی طرف منسوب ہونے والی بیشتر اقوام بھی اپنے منصب اور مقام کو فراموش کرتے ہوئے مغرب کی مادی تہذیب کی رَو میں بہی جا رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو اُن کے کندھوں پر تمام بنی نوعِ انسان کو راہِ نجات دکھانے اور انہیں اس پر گامزن کرنے کی ذمہ داری ڈالی تھی اور اس ذمہ داری کی کما حقہٗ ادائیگی کے نتیجہ میں انہیں خیرِ اُمّۃ کے مشرف لقب سے سرفراز فرمایا تھا اور انہیں تاکید فرمائی تھی کہ وہ دنیا کو راہِ راست پر لا کر اسے تباہی سے بچانے کا وسیلہ بنیں لیکن انہوں نے اپنی اس ذمہ داری سے منہ موڑ کر اور اپنے بلند و بالا منصب و مقام کو فراموش کر کے خود اُن اقوام کی نقالی کو نا شروع کر دی ہے جو مادہ پرستی اور دہریت کی رَو میں بہہ جانے کی وجہ سے تباہی کی طرف بگٹٹ دَوڑی جا رہی ہیں۔ اسلام کے ساتھ وابستگی کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود عمل ان کا اس سے یکسر متضاد واقع ہوا ہے بلکہ عملاً انہوں نے مغربی تہذیب اور اس کی سراسر مادی اقدار کو اپنا کعبۂ مقصود بنا رکھا ہے۔ اگر آگاہ کرنے اور بچانے والے خود اپنے ہی ہاتھوں وہی خطرہ مول لے لیں اور تباہی کی طرف دَوڑنے لگیں تو پھر دوسروں کے بچنے کی کب توقع کی جا سکتی ہے اسی لئے سید ابوالحسن علی صاحب ندوی نے مسلمانوں میں رونما ہونے والی اس خرابی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے "ہماری قومی سیرت کے کمزور پہلو" کے زیرِ عنوان ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں وہ مسلمانوں کے اندر پیدا ہونے والے اس بگاڑ کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"مسلمانوں پر تنقید کرنا اور اُن کے کمزور پہلوؤں کو نمایاں کرنا کسی مسلمان کے لئے قطعاً کوئی خوشگوار کام نہیں ہے اور اس کے لئے کوئی شخص آسانی سے تیار نہیں ہو سکتا۔ لیکن دنیا کے سب ضروری کام خوشگوار نہیں ہوتے۔ ایک ایسی جماعت کی کمزوریوں کو خاموشی سے دیکھتے رہنا جس سے نہ صرف اس کی اپنی قسمت بلکہ دنیا کی قسمت بھی وابستہ ہے اور جو انجیل کی زبان میں زمین کا نمک ہے جس کی نمکینی کے ضائع ہو جانے کے بعد پھر زمین کو کوئی چیز نمکین نہیں کر سکتی، ایک ایسا ناخوشگوار کام ہے جس کے مقابلے میں دنیا کی ہر ناگواری ہر تلخی، ہر طرح کی روحانی اذیت اور ہر قسم کی ذہنی کوفت ہیچ ہے اور اس کے مقابلہ میں اپنی یا دوسروں کی ناخوشگواری کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔"

(ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۳۱ مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۵)

مسلمانوں کی سیرت کے کمزور پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کا تلخ گھونٹ پینا انہوں نے اس لئے گوارا کیا ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں مسلمانوں کے عالمی سیاسی زوال سے کہیں بڑھ کر افسوسناک ان کا ذہنی اور اخلاقی بگاڑ میں مبتلا ہو جانا ہے اور اسی طرح دینی تحریف اور دین سے عملی انحراف کے مقابلہ میں ان میں اسلامی سیرت کا فقدان اور مادہ پرستی کا رجحان بدرجہا زیادہ خطرناک ہے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے ذہنی اور اخلاقی بگاڑ کی سنگینی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"مسلمانوں کی کسی قوم یا ملک کا سلطنت و اقتدار سے محروم ہو جانا یا مسلمانوں کا عالمگیر سیاسی زوال بہت بڑا حادثہ ہے جس پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ اس کے جو اخلاقی اور ذہنی نتائج ہوتے ہیں وہ بھی اب پوشیدہ نہیں رہے۔ لیکن اس سے بدرجہا المناک حادثہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کی ذہنیت یا نفسیات کسی ایسے سانچے میں ڈھلنے لگی جو صحیح اسلامی تعلیم و تربیت کا سانچہ نہیں ہے اور بعض انفرادی عیوب و نقائص یا منکرِ خدا و منکرِ آخرت قوموں کے صفات و خصائل مسلمانوں کی سیرت کا جزو بننے لگیں اور قومی کیریکٹر کی صورت اختیار کرنے لگیں۔ تحریفِ دین کی اصطلاح تو پہلے سے موجود ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عملی کوتاہیوں اور ذاتی انحراف سے بڑھ کر کوئی جماعت اصل دین، اس کی کتابوں اور اس کی تعلیمات میں ترمیم و تنسیخ اور ردّ و بدل شروع کر دے۔ اس کے نتائج (عمومی نوعیت کے عملی) انحراف سے کہیں بڑھ کر خطرناک اور وسیع ہوتے ہیں اور اس کا علاج اور اس صورتِ حال کی اصلاح تقریباً محال ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس تحریف سے اس قوم کے ذہن میں حقائق بدل جاتے ہیں، گناہ عین ثواب اور بعض اوقات کارِ ثواب بن جاتا ہے اور ان کو دین کی اصل حقیقت سے ہٹ جانے یا دُور پڑ جانے کا احساس ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ جو کچھ کرتے ہیں وہی عین دین معلوم ہوتا ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں یہی صورت پیش آئی۔ میں اس تحریفِ دین کے مقابلہ میں اس ذہنی و اخلاقی تبدیلی کو جو ہندوستان کے مسلمانوں میں نظر آ رہی ہے تحریفِ مسلمین سے تعبیر کروں گا۔ مسلمانوں میں عملی کوتاہیاں کم و بیش ہمیشہ پائی گئیں اور انسانوں کی کسی جماعت کا ان سے یکسر پاک ہونا بہت مستبعد ہے لیکن یہ انحراف تھا، مسلمان اس کو غلط سمجھتے رہے اور انسانی ذہن و ضمیر ہمیشہ اس کے خلاف احتجاج کرتا رہا اور کبھی مسلمانوں نے اس پر فخر نہیں کیا۔ لیکن اب جو کچھ نظر آ رہا ہے اس کو انحراف کہنا مشکل ہے وہ اس سے کچھ زیادہ وسیع اور عمیق اور اس سے مختلف شکل رکھتا ہے۔ یہ مسئلہ مسلمانوں کے تمام سیاسی، تعلیمی اور اقتصادی مسائل سے زیادہ اہم اور قابلِ توجہ ہے۔"

(ایضاً)

سید ابوالحسن علی صاحب ندوی نے جو کچھ تحریر کیا ہے اس سے صاف عیاں ہے کہ ان کے نزدیک مسلمانوں کی اعتقادی و عملی حالت تحریفِ دین اور عملی انحراف سے بھی بدرجہا زیادہ ابتر اور تشویشناک ہے اور صورتِ حال دن بدن سنگین سے سنگین تر ہوتی جا رہی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصلاحِ احوال کی صورت کیا ہے؟ چودھویں صدی ہجری اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ عام مسلمانوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے برخلاف اس صدی میں تجدید و احیاءِ دین کا فریضہ ادا کرنے والا کوئی مردِ خدا کھڑا نہیں کیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ہے اپنا وعدہ پورا کیا اور اُس کے اذن سے ایک بندۂ اَحَق مامور ہو کر آیا لیکن انہوں نے انحراف کی راہ اختیار کر کے اصلاحِ احوال کے دروازے اپنے پر بند کر رکھے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داستانِ صدق ۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب منتظم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

صدق کے دوسرے معنے

صدق کے دوسرے معنے بسالت و شجاعت اور بہادری کے کئے گئے ہیں جنگ میں صدق اختیار کرنے کے معنے اس میں سختی و شدت اور شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے اس کا حق ادا کرنا ہے۔ رجلٌ صدقُ اللقاء کے معنے ہیں ایسا شخص جس میں ثابت قدمی اور صبر و استقامت ہو۔ ان معنوں کی تائید آیت کریمہ والصابرین فی البأساءِ والضرّاءِ وحین البأس اولٰئک الذین صدقوا (البقرۃ ع ۲۲) سے ہوتی ہے غرضیکہ شجاعت۔ ثابت قدمی، استقلال اور صبر و استقامت سے مصائب و تکالیف کا مقابلہ کرنا صدق کے معنوں میں شامل ہے۔

شجاعت ایک عمدہ وصف اور قیمتی جوہر ہے۔ صحابہ کرامؓ کا جذبۂ شجاعت و مردانگی حالتِ امن اور حالتِ جنگ ہر دو میں محیر العقول ہے۔ جسے سر ولیم میور کو بھی تسلیم کرتے ہی بنی انہوں نے لائف آف محمدؐ میں لکھا۔

"مسلمانوں کی طرف سے اُحد کے میدان میں بھی وہی شجاعت و مردانگی اور موت و خطر سے وہی بے پرواہی دکھلائی گئی جو بدر کے موقع پر انہوں نے دکھائی تھی۔ مکہ کے لشکر کی صفیں پھٹ پھٹ جاتی تھیں۔"

(بحوالہ سیرت الانبیاء)

اسی طرح دینِ حق پر ثابت قدمی اور مصائب و تکالیف اور مخالفت پر صبر و استقامت اور عزم و استقلال میں صحابہ کرامؓ ایک بہترین نمونہ تھے اور اسی بارہ میں دراصل انہوں نے "حقِ صدق" ادا کر دیا تھا۔ ارشاد قرآنی "استعینوا بالصبر" پر وہ پوری طرح کاربند تھے۔ خوف، بھوک، نقصِ اموال و ثمرات کی خدائی آزمائشوں میں ان کا نمونہ غیر معمولی استقامت کا تھا۔ وہ ان صابرین میں سے تھے جنہوں نے تن من دھن خدا کی قربان کر دیا تھا اور خدا تعالیٰ نے آسمان سے "ان اللہ مع الصابرین" کا مژدہ جانفزا ان کو سنایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام کے صبر و استقلال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ ان کے صدق اور وفاداری کے نمونے اس درجہ پر ظہور میں آئے کہ دوسری قوموں میں اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ اس وفادار قوم نے تلواروں کے نیچے بھی اپنی وفاداری اور صدق کو نہیں چھوڑا۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۲)

"ان کو حکم دیا گیا تھا کہ دکھ اٹھاؤ اور صبر کرو ایسا ہی انہوں نے صدق اور صبر دکھایا۔

وہ پیروں کے نیچے کچلے گئے انہوں نے دم نہ مارا۔ ان کے بچے ان کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے وہ آگ اور پانی کے ذریعے سے عذاب دئے گئے مگر وہ شر کے مقابلہ سے ایسے باز رہے کہ گویا وہ شیر خوار بچے ہیں۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۰)

نیز حضور فرماتے ہیں :۔

"تاریخ پڑھنے سے ہر ایک کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے کیا کیا مصیبتیں اسلام کی راہ میں اٹھائیں اور کیسی استقامت دکھلائی اور وجود بھوک اور فاقہ کشی سہنے کے کیسے دشمنوں سے مقابلے کئے ... اور ہر ایک میدان میں اور ہر ایک موقعہ پر آزمائش میں ایسا اپنا صدق دکھلایا کہ اس کے تصور سے وجد آتا ہے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۳)

یہ ان صحابہ کرامؓ کے صبر و استقامت اور صدق و صفا اور ثبات و وفا کی ایک جھلک ہے جن سے مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو مماثلت و مشابہت دی گئی ... چنانچہ خدا ئے قادر نے اس زمانہ میں بھی صحابۂ مسیح کو وہی صحابہ کا سا حوصلہ وجرأت، شجاعت و ہمت اور جذبۂ صبر و استقامت عطا کیا جس کی چند جھلکیاں پیش ہیں۔

حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب میں صبر و استقامت اور ہمت و شجاعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جن سے آپ کے اس جذبہ کا اظہار ہو۔ خود حضرت اقدسؑ کے الفاظ میں آپ کے صدق و وفا اور صبر و استقامت کا اندازہ کیجئے فرماتے ہیں :۔

"مولوی حکیم نور دین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور للہ شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی اسلام میں عجیب شان رکھتے ہیں ... خدا تعالیٰ اس خصلت اور ہمت کے آدمی اس امت میں زیادہ سے زیادہ کرے آمین ثم آمین۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۲۳)

"اور سب سے زیادہ متقی ہیں لیکن ان میں سے بصیرت میں زیادہ قوی علم میں زیادہ نرمی اور بردباری میں افضل ایمان و سلیم میں زیادہ کامل محبت اور معرفت۔ خشیت و یقین اور ثابت قدمی میں زیادہ سخت وہ شخص ہے جو مبارک بزرگ متقی عالم صالح فقیہ جلیل القدر محدث اور عظیم الشان حاذق حکیم حاجی الحرمین حافظ قرآن قوم کا قریشی اور نسب کے لحاظ سے فاروقی ہے اور اس کا نام نامی مع لقب گرامی مولوی حکیم نور الدین بھیروی ہے اللہ اسکو دین و دنیا میں بڑا اجر دے اور صدق و صفا۔ اخلاص و محبت اور وفا کے لحاظ سے اول المبائعین ہے اور وہ انقطاع۔ ایثار اور خدمات دین میں عجیب شخص ہے۔"

(حمامۃ البشریٰ ترجمہ از عربی صفحہ ۱۵،۱۶)

حضرت اقدس علیہ السلام حضرت حکیم الامت کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں :

"مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ محبت نامہ جو آنمخدوم کے مرتبۂ یقین اور اخلاص اور شجاعت اور یکرنگی زندگی پر ایک محکم دلیل اور حجت قویہ تھا۔ پہنچ کر باعث انشراح خاطر و سرور و ذوق ہوا۔ بالخصوص اس درجہ کی استقامت و جوش و بشاشت جو مال فدا کرنے میں اس چشمۂ صافی ایمانی سے نکلا ہے۔ جس میں چمکتا ہوا یقین اس امر کا پورے زور کے ساتھ موجود ہوتا ہے کہ خدا ہے اور وہ صادقوں کے ساتھ ہے۔" (مکتوبات احمد حصہ اول صفحہ ۲)

شہید کابل کا بیان دل بھی اپنے کے لائق ہے جو صدق و صفا، صبر و رضا اور خلوص و وفا سے لبریز تھا۔ افغانستان سے واپس ہو کر جب آپ خوست پہنچے تو تبلیغ شروع کی۔ لوگوں نے بادشاہ کی ناراضگی کا ذکر کیا تو فرمایا "تمہارا تو خدا ہی جتنا خدا سے خوف ہونا چاہیے اتنا تم امیر سے ڈرتے ہو کیا میں خدا کی بات اور حکم کو امیر کی خاطر نہ مانوں؟"

(شہید مرحوم کے چشم دید حالات صفحہ ۱۴)

خوست میں قید کے دوران جب مریدوں نے کہا ہم زیادہ ہیں اور یہ لوگ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے تو آپ نے فرمایا

"مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے دین کی خدمت ضرور لے گا تم یہاں کوئی منصوبہ نہ باندھنا"

(شہید مرحوم کے چشم دید حالات صفحہ ۱۶)

اور نہایت صبر سے قید برداشت کرتے ہوئے حملہ کرنے سے منع کیا۔

صاحبزادہ صاحب کو جب سنگسار کرنے کے لئے لے جایا جا رہا تھا تو راستہ میں بہت جلد جلد اور خوش خوش جا رہے تھے۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں راستہ میں ایک مولوی نے پوچھا کہ آپ اتنے خوش کیوں ہیں اور کیوں اتنی جلدی کر رہے ہیں۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں اور ابھی سنگسار ہونے کو ہیں آپ نے فرمایا کہ

"یہ ہتھکڑیاں نہیں ہیں بلکہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا زیور ہے اگرچہ سنگسار ہونے کی جگہ دیکھ رہا ہوں لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خوشی ہے کہ میں جلد اپنے پیارے مولیٰ سے مل جاؤں گا۔"

(شہید مرحوم کے چشم دید حالات صفحہ ۱۹)

سچ ہے ؎

صادق آں باشد کہ ایام بلا
مے گذارد با محبت با وفا
گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسد آں زنجیر را کز آشنا

یعنی خدا کی نظر میں صادق وہ ہوتا ہے جو بلا کے دنوں کو محبت اور وفا کے ساتھ گزارتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر اتفاقاً کوئی عاشق قید میں پڑ جائے تو
تو اس زنجیر کو چومتا ہے جس کا سبب آشنا
ہو [illegible] وقت شہید مرحوم کو کمر تک
ہوا اور [illegible] ان کے پاس
زمین میں گاڑ دیا تو امیر نے ان
جا کر کہا کہ اب بھی توبہ کر لو تو میں آپ کو بچا
لوں گا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھ سے ایسا ہرگز
نہیں ہوگا۔ میں حق کے لئے مروں گا
اے مرد حق! آفرین صد آفرین
ہو تجھ پر۔ تیرے اس نمونہ کو سر زمین کابل
کبھی فراموش نہ کر سکے گی اور کابل کے
لوگوں نے اپنی تمام تاریخ میں یہ نمونہ صدق
و وفا اور استقامت کا نہ دیکھا ہوگا۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام شہزادہ
صاحب کی استقامت فوق الکرامت کا
ذکر یوں فرماتے ہیں ؟:۔

"جس قسم کا نمونہ صدق و وفا کا
عبد اللطیف نے دکھلایا ہے
اس قسم کے ایمان کے لئے میرا
کانشنس فتویٰ نہیں دیتا کہ
ایسے لوگ میری جماعت میں بعض
ہیں۔ اسلئے میں دعا کرتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ سب کو اسی قسم کا
اخلاص اور صدق عطا کرے
(ملفوظات ششم ص ۲۶۰)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی زندگی بھی تکالیف پر ثبات اور صدق و استقامت کے نمونوں سے بھری پڑی ہے۔ آپ "اپنی زندگی کے اکثر حصہ میں اعصابی امراض کا شکار رہے لیکن باوجود شدید تکلیف کے کبھی شکوہ کا لفظ زبان پر نہیں لایا اور صبر و تسلیم کے رنگ میں ہر وقت دینی امور کی سرانجام دہی کے لئے مستعد رہے . . . آپ کو اکثر اعصابی دورہ ہوتا . . . آپ کی آنکھوں اور چہرہ پر تشنج کی کیفیت پیدا ہو جاتی لیکن آپ ایسی حالت میں بھی درس القرآن میں مصروف رہتے بعض دوست ہمدردی کے باعث آرام کا مشورہ دیتے۔ تو آپ پنجابی زبان کی کہاوت بیان کرتے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر میری موت کلام الٰہی سناتے ہوئے واقع ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوگی"۔

بعض دفعہ دوران سفر تبلیغ شدید دورہ کی حالت میں آپ نے مناظروں کی ٹھانی اور کامیاب ہوئے۔ اعصابی دوروں بخار، انفلوئنزا (جس سے گھنٹوں بیہوشی رہتی) میں مبتلا رہے لیکن ذرا افاقہ ہوتا تو تبلیغ اور درس میں مصروف ہو جاتے بقول شیخ محمود احمد صاحب عرفانی "اس تکلیف میں چھ ماہ کا لمبا عرصہ گذر گیا مگر ایک منٹ کے لئے بھی ناشکری نہ کی اور نہ سلسلہ کی تبلیغ کو چھوڑا انکا صبر ایوبؑ کا صبر تھا۔ انہوں نے یہ بے نظیر نمونہ تبلیغ میں قائم کیا اور باوجود شدت امراض کے بھی تبلیغ نہ چھوڑی"۔
(اصحاب احمد جلد پنجم ص ۳۳ تا ۳۵)

[illegible] کا اسوہ

مولوی برہان الدین جہلمی [illegible] استقامت بھی قابل [illegible] اور قابل تقلید ہے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کو قسم قسم کی تکالیف برداشت کرنا پڑیں آپ کے سر میں خاک ڈالی جاتی رہی مگر آپ یہی فرماتے رہے "ہائے ایہہ پا!! بلکہ آپ کو گندا کر دو گوبر کیا گیا اور منہ میں گوبر ڈالا گیا۔ مگر صدق و وفا کا پیکر یوں گویا ہوا۔

" واہ او برہانیا ایہہ قسمت کتھوں
یعنی خدا کے مسیح نے روز تو نہیں آنا۔ پس
اس راہ [illegible] لطیف اللہ تعالیٰ جائیں وہی
سعادت ہے۔"

این سعادت بزور بازو نیست

حضرت ماسٹر عبد الرحمن صاحب (سابق مہر سنگھ) کو جب حضرت بابا نانک کے مسلمان ہونے سے متعلق ایک پمفلٹ کی اشاعت پر چھ ماہ قید کی سزا سنائی گئی تو مکرم ماسٹر صاحب نے نہایت بشاشت اور خوشی سے سزا کو سنا اور جب ان کو ہتھکڑی پہنائی گئی تو انہوں نے اظہار مسرت کے لئے اسے چوما اور حضرت مسیح موعود کے اس شعر کے مصداق ٹھہرے۔ ؎

گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسہ آں زنجیر را کز آشنا

سو حضرت ماسٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۶۵ سال کی عمر میں بڑھاپے میں ایسی قربانی اور محبت و وفا اور استقامت کا نمونہ دکھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماسٹر صاحب نے قید کی سزا سننے پر جس عزم و ثبات اور حقیقی مسرت اور بشاشت مومنانہ کا اظہار کیا اور فرمایا:۔

" اس صداقت کے اظہار کے
باعث مجھے جو بھی سزا مل
جائے اسے بخوشی برداشت
کروں گا"
(اصحاب احمد جلد ہفتم ص ۱۰۸)

حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب آف یادگیر ایک نہایت مخلص صحابی تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد کاروبار میں بڑی برکت ہوئی پھر ابتلاء کے سال آیا اور سیٹھ صاحب کو کاروبار کو اتنا شدید نقصان پہنچا تھا کہ بالعموم ایسے موقعہ کی تاب نہ لا کر تاجر خودکشی کر لیا کرتے ہیں۔ یا حرکت قلب بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے لیکن آپ پر اس نقصان عظیم کا کوئی اثر نہ تھا۔ ہمیشہ ثابت قدمی کا شیوہ اختیار کیا اور فرماتے تھے کہ

"ہماری کچھ غلطیاں ہمارے
ناپسند اعمال میں بدل گئی رسالے
یہ آتش پیش آئی۔"
(اصحاب احمد جلد اول ص ۲۱۴)

یہ تھی صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے صدق و صفا اور صبر و استقامت کی ایک جھلک۔

(باقی)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

سال رواں کی دوسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۵/۲۷ احسان/جون منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع چہارم
۲۔ پانچ منتخب احادیث مع تشریح
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام"

تمام زعماء/زعماء اعلیٰ سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان کی تیاری مکمل کر لیں اور زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کی سعی فرمائیں۔ منتخب احادیث گذشتہ ماہ کے الفضل میں شائع کر دی گئی ہیں۔ توضیح مرام الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

قائد تعلیم

زمیندار مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال گندم کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔ زمیندار مجالس کو چاہیئے کہ شکرانِ نعمت کے طور پر اپنا بجٹ چندہ مجلس انصار اللہ اس فصل کی آمد پر سو فی صد ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں عہدیداران مجالس وصولی کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہ احسان میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ طارق احمد صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب ظفر احمد نگر ضلع جھنگ کی بائیں ٹانگ بچپن سے خراب ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔
۲۔ مکرم ناصر احمد صاحب قمر مبلغ انڈونیشیا کی والدہ محترمہ کی صحت ابھی بحال نہیں ہوئی۔ کمزوری بہت ہے۔
۳۔ مکرم حاجی امیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مغلعہ شیرے گا ضلع جھنگ کا لڑکا عبد الرؤف دماغی عارضہ میں مبتلا ہو گیا ہے۔
۴۔ مکرم چوہدری محمد حلیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ اور بڑا بیٹا بیمار ہیں۔
۵۔ مکرم عطاء الٰہی صاحب چوک ہٹ خانہ دیو سلطان پور سالہا سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ مالی پریشانیوں نے شدت اختیار کر لی ہے
۶۔ مکرم عبد الحمید صاحب بشیر جلیل آباد کالونی کوٹلی آزاد کشمیر کی اہلیہ محترمہ کی صحت خراب ہے نیز ان کے چھوٹے بھائی محمد یعقوب صاحب کو بلندی سے گرنے کے نتیجہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔

احباب جماعت ان سب مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاول کی کاشت

(مکرم غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت تحریک جدید)

(۴)

چاول کی بیماریاں

کیڑوں کے علاوہ دھان کی فصل کو نقصان پہنچانے والی مندرجہ ذیل بیماریاں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں:-

۱- دھان کا بھبکا یا بلاسٹ۔ ۲- دھان کے پتوں کا جھلساؤ۔ ۳- دھان کے تنے کا سڑاند۔
۴- دھان کی بند کانگیاری۔

ان چاروں بیماریوں کا حملہ دھان کے پیدا کرنے والے ہر علاقے میں پایا جاتا ہے۔ مرطوب آب و ہوا کیمیاوی کھادوں کا ضرورت سے زیادہ استعمال اور نئی اقسام اس بیماری کے پھیلاؤ میں مدد دے رہی ہیں۔

اوّل الذکر بیماری میں پودے کے پتوں، گانٹھوں اور سٹے کی گردن پر خاکستری رنگ کے نوک دار دھبے جن کا درمیانی حصہ سیاہی مائل ہوتا ہے نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے میں مدغم ہو جاتے ہیں اور گانٹھ گل سڑ کر سیاہ ہو جاتی ہے سٹوں میں دانے بالکل نہیں بنتے۔

انسداد:- (۱) متاثرہ بیج استعمال نہ کریں (۲) اگیتی فصل کاشت کریں (۳) پنیری چھدری کاشت کریں۔ (۴) پنیری اکھاڑنے کے بہت جلد بعد اسے کھیت میں منتقل کریں (۵) ہنیوسن دوا ۲ پونڈ فی ایکڑ کے حساب سے دو بار فصل پر سپرے کریں۔ پہلی بار بیماری ظاہر ہونے پر اور دوسری بار ۱۵ دن کے بعد۔

۲- دھان کے پتوں کے جھلساؤ میں بیماری کے حملہ سے پتوں پر بادامی رنگ کے دھبے بن جاتے ہیں۔ زیادہ حملہ کی صورت میں ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ بیماری متاثرہ پرالی کے ذریعہ پھیلتی ہے کیمیاوی کھادوں کا ضرورت سے زیادہ استعمال بھی بیماری کے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔

انسداد:- قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ متاثرہ بیج استعمال نہ کریں۔

۳- دھان کے تنے کا سڑاند: فصل پکنے کے تقریباً ایک ماہ پہلے پودے کی نچلی گانٹھ پر سیاہ رنگ کے دھبے نمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ دھبے بڑھتے بڑھتے کالے رنگ کی لکیروں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور متاثرہ حصہ گل سڑ جاتا ہے اور پودا گر پڑتا ہے۔

انسداد:- ۱- قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ ۲- متاثرہ کھیت کی پرالی اور مڈھ جلا دیں اور بیماری سے متاثرہ کھیت کا پانی تندرست کھیتوں میں ہرگز نہ ڈالیں۔ چھیتی فصل ہرگز کاشت نہ کریں۔

۴- دھان کی بند کانگیاری:- یہ بیماری دھان پیدا کرنے والے ہر علاقے میں روز بروز شدت اختیار کرتی جا رہی ہے بخصوصاً نئی اقسام میں اس بیماری کا حملہ بہت زیادہ ہے۔ نائٹروجنی کھادوں کا استعمال اس بیماری کی بڑھوتری کا باعث ہے۔ حملہ شدہ دانوں میں نشاستہ کی بجائے سیاہ رنگ کا سفوف بھرا ہوتا ہے۔ زیادہ شدید حملہ کی صورت میں دانے کی اوپر والی جلد ٹوٹ جاتی ہے اور یہ کالے رنگ کا سفوف باہر نکل آتا ہے۔ بعض اوقات سارا سٹہ اس بیماری کی نذر ہو جاتا ہے۔

انسداد:- بیج تندرست فصل سے حاصل کریں۔ نائٹروجنی کھادوں کا مناسب استعمال کریں۔

جست کی کمی

پنجاب کے بعض چاول اگانے والے علاقوں میں ایک اور بیماری بھی دیکھی گئی ہے۔ یہ جست کی کمی سے ہوتی ہے۔ اس بیماری کی پہلی علامت یہ ہے کہ پود لگانے کے ۲۰-۲۵ دن بعد نچلے پتوں پر زنگ کے رنگ کے دھبے نمودار ہو جاتے ہیں بعد میں یہ دھبے مل کر گہرے بادامی رنگ کے داغ اور لائنیں بن جاتی ہیں۔ پودے کی نشوونما رک جاتی ہے اور پودا جھلسا ہوا نظر آتا ہے۔ آہستہ آہستہ پودا مر جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل طریق سے اس بیماری پر قابو پایا جا سکتا ہے:-

۱- دھبوں کے نمودار ہوتے ہی کھیت سے پانی نکال دیا جائے اور اتنا سوکھا دیا جائے کہ کھیت میں دراڑیں پڑ جائیں۔ کھاد کی ایک اور خوراک دینے کے بعد دوبارہ پانی لگایا جائے۔

۲- پود کی منتقلی سے قبل پود کی جڑیں ایک فیصد زنک آکسائڈ کے محلول میں ڈبوئی جائیں۔ یہ خیال رکھا جائے کہ پود لگانے سے قبل جڑوں پر پانی نہ پڑے۔

۳- پود لگانے کے فوراً بعد ابتدائی علامت کے ظاہر ہوتے ہی کھڑے پانی میں ۲۰-۲۵ پونڈ فی ایکڑ کے حساب سے زنک سلفیٹ چھٹہ کر دی جائے۔

فصل کی کٹائی

فصل ایسے وقت کاٹنی چاہیئے جب ابھی نچلے دو تین دانے سبز ہوں۔ اگر زیادہ پکنے دیا جائے تو دھوپ کی وجہ سے دانہ (چاول) خشک ہو جائیگا اور چھڑواتے وقت ٹوٹے کی مقدار زیادہ ہوگی۔ چاول سٹور کرنے سے قبل انہیں اچھی طرح سکھا لینا چاہیئے۔ بہتر ہوگا کہ چھاؤں میں سکھایا جائے۔

سیالکوٹ، گوجرانوالہ کے چاول کے کاشتکاروں کے لئے ضروری اعلان

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ کی طرف سے یہ حکمنامہ جاری ہوا ہے کہ (۱) سیالکوٹ، گوجرانوالہ کے اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت چاول کی نرسریوں کی کاشت ۲۰ رمئی سے قبل کاشت نہیں ہو سکتی اور پنیری کی منتقلی ۷ راگست سے قبل مکمل ہو جانی چاہیئے۔ اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے (۲) انہوں نے کاشتکاروں کو مزید ہدایت دی ہے کہ اپنی نرسریوں کو کیڑوں کی تلفی اور مکمل انسداد کے لئے محکمہ زراعت سے نقد ادائیگی پر سپرے کروا لیں۔ (۳) اسی طرح سے انہوں نے بریل اور ڈشکن اقسام کی کاشت کو ممنوع قرار دیا ہے۔

گوشوارہ ۲

زرخیزی کے اعتبار سے مختلف زمینوں کے لئے کھاد

نمبر شمار	زمین کی قسم	جھونا ۳۴۴۹- باسمتی ۳۷۰- باسمتی پاک	اری پاک	باسمتی ۱۹۸- اری ۶
۱	زرخیز زمین	۳۰ پونڈ نائٹروجن + ۵۰ پونڈ فاسفورس یعنی ۱½ بوری امونیم سلفیٹ یا ¾ بوری یوریا (۱۱۲ پونڈ) ایک بوری سپر فاسفیٹ یا ½ بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ۔	۹۰ پونڈ نائٹروجن + ۵۰ پونڈ فاسفورس یعنی ۱۱۲ پونڈ کی چار بوریاں امونیم سلفیٹ یا ۲ بوری یوریا اور ۲ بوری سپر فاسفیٹ یا ایک بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ	۵۰ پونڈ نائٹروجن + ۲۵ پونڈ فاسفورس ۲ بوری امونیم سلفیٹ یا ایک بوری یوریا اور ۱½ بوری سپر فاسفیٹ یا ½ بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ۔
۲	اوسط زمین	۴۵ پونڈ نائٹروجن + ۴۰ پونڈ فاسفورس ۲ بوری امونیم سلفیٹ یا ایک بوری یوریا اور ۱½ بوری سپر فاسفیٹ یا ½ بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ	۱۲۰ پونڈ نائٹروجن + ۶۰ پونڈ فاسفورس ۵ بوری امونیم سلفیٹ یا ۲½ بوری یوریا اور ۳ بوری سپر فاسفیٹ یا ۱½ بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ۔	۷۵ پونڈ نائٹروجن + ۴۰ پونڈ فاسفورس ۳½ بوری امونیم سلفیٹ یا ۱½ بوری یوریا اور ۲ بوری سپر فاسفیٹ یا ۱ بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ
۳	ہلکی زمین	۶۰ پونڈ نائٹروجن + ۴۰ پونڈ فاسفورس ۲½ بوری امونیم سلفیٹ یا ۱¼ بوری یوریا اور ۱½ بوری سپر فاسفیٹ یا ½ بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ۔	۱۵۰ پونڈ نائٹروجن + ۷۵ پونڈ فاسفورس - ۶½ بوری امونیم سلفیٹ یا ۳ بوری یوریا اور ۴ بوری سپر فاسفیٹ یا ۱½ بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ۔	۱۰۰ پونڈ نائٹروجن + ۵۰ پونڈ فاسفورس ۴ بوری امونیم سلفیٹ یا ۲ بوری یوریا اور ۲½ بوری سپر فاسفیٹ یا ایک بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ۔

ملازمت کے لئے نادر موقع

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم میں مندرجہ ذیل آسامیوں کی گنجائش ہے۔ ضرورت مند اصحاب اپنی درخواستیں اوپر دیئے ہوئے پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔

(۱) ورکشاپ فٹرز:- عمر تقریباً ۳۰ سال۔
تجربہ = کسی ورکشاپ/فیکٹری میں پانچ سال کام کیا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ چار صد پچاس روپیہ ماہوار۔

(۲) کیمسٹ:- تعلیم = ایف۔ ایس سی/بی۔ ایس سی۔
تجربہ = ۵ سال
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ چار صد روپیہ ماہوار۔

(۳) مشین اوپریٹر (MACHINE OPERATOR)
عمر تقریباً چالیس سال۔
تجربہ = کسی فیکٹری یا ورکشاپ میں پانچ سال کام کیا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ چار صد روپیہ ماہوار۔

(۴) چوکیدار:- عمر = تقریباً چالیس سال
تجربہ = ریٹائرڈ فوجی
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ تین صد روپیہ ماہوار۔

(۵) کار ڈرائیور:- تجربہ = کم از کم دس سال موٹر چلانے کا تجربہ رکھتا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ تین صد روپیہ ماہوار۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصی احباب کی توجہ کیلئے چند ضروری امور

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

نظامِ وصیت اللہ تعالیٰ کی خاص وحی کے تحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی پیشگوئی فرمائی تھی جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے کہ مسیح موعود کے پاس ایک رجسٹر ہوگا جس میں اس کے متبعین کے جنت میں مدارج کا ذکر ہوگا۔

آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اس نظام میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ سب موصیوں کا فرض ہے کہ اس خوش قسمتی پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور اس کا شکر بجالاویں اور اپنے آپ کو ایمان اور اعمالِ صالحہ کے لحاظ سے دُنیا کے لئے ایک نمونہ بنائیں اور اس مقام کے حصول کے لئے ہر دم اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں۔

سب مخلصین کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنی آمدنیوں کا باقاعدہ تعہد کے ساتھ حساب رکھیں اور فارم ہائے تشخیص آمد میں اپنی سالانہ آمد صحیح صحیح انتہائی احتیاط سے درج فرماویں۔ اپنی جماعتوں میں بھی اپنا بجٹ پوری پوری احتیاط سے صحیح درج کروائیں۔ اللہ تعالیٰ الرزاق، ذوالقوۃ المتین پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنا حصہ آمد ہر ماہ جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش فرماویں اور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے بے انتہا فضلوں کے دروازے اُن پر کھولے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ (البقرہ) یعنی اللہ تعالیٰ تم سے اموال لیتا ہے پھر انہیں بڑھاتا ہے۔

اس لئے یقین رکھیں کہ ہر سچی اور اخلاص سے بھری مالی قربانی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے اَن گنت افضال کھینچ کر لائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔

جائداد کی وصیت کرنے والوں کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے سہولت پیدا کی ہے کہ وہ باقساط سو ماہ کے اندر اپنا حصہ جائداد ادا کر دیں اور اس کی ادائیگی کے بارہ میں مرکز سے سرٹیفکیٹ حاصل کر کے مطمئن ہو جائیں تا بعد از وفات کوئی اُلجھن پیدا نہ ہو۔ اس رعایت سے فائدہ اُٹھائیں۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ کے قاعدے کے الفاظ یہ ہیں:۔

"صدر انجمن احمدیہ نے ریزولیوشن ۶۶۔م۔غ / ۲-۶-۴۷ کی رُو سے ہر موصی کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ تدفین سے پہلے اس کی کُل وصیت (حصہ ترکہ وغیرہ) ادا ہو جائے۔ اس فیصلہ سے جائداد کے موصیوں کو کچھ پریشانی ہے اس لئے جائداد کے سلسلہ میں تجویز ہے کہ ہر موصی کو اختیار دیا جائے کہ وہ اپنی موجودہ جائداد کی قیمت حسبِ قاعدہ ۶ لگوا کر یکمشت یا بااقساط ادائیگی کی سہولت حاصل کرے۔ اور یہ بھی تحریر کرے کہ جس وقت یہ قیمت لگوائی جائے موصی اس کی قیمت کا حصہ وصیت سو مہینے میں حسبِ حالات ماہانہ یا ششماہی اقساط میں ادا کرے گا یہ تحریر وصیت کا جزو شمار ہوگی۔

تمام موصیان کو اس سہولت سے فائدہ اُٹھا کر اپنے لئے اطمینان کی صورت پیدا کر لینی چاہیئے۔

ملتان کی قدیم جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان فون ۷۳۸۸۳

محترم ڈاکٹر کیپٹن (ریٹائرڈ) محمد رمضان صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ خبر افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی کہ سلسلہ کے قدیم خادم محترم ڈاکٹر کیپٹن (ریٹائرڈ) محمد رمضان صاحب ۵ رجون ۱۹۷۶ء کو قریباً دس بجے صبح اپنے مکان واقع دار الصدر غربی ربوہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے اسی روز بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آنے کے بعد مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے اجتماعی دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ تین لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ لڑکا رفیق احمد اختر اور اس کی ایک بہن بشریٰ خانم (اہلیہ مرزا ناصر احمد صاحب) آجکل کینیڈا میں ہیں۔ ایک لڑکی طاہرہ تنویر قریشی نور الحق صاحب تنویر استاد جامعہ احمدیہ کی اہلیہ ہیں۔ اور تیسری لڑکی کی شادی چوہدری محمد علی صاحب شاہد واپڈا اسٹور آفیسر گجرات سے ہوئی ہے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم قادیان کے قریبی گاؤں سری گوبندپور ضلع گورداسپور میں ۲۰ رفروری ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے۔ ابتداء سے ہی آپ کا میلان دینداری کی طرف تھا۔ ۱۹۱۵ء تا ۱۹۱۷ء کے درمیانی عرصہ میں آپ قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ وہاں کے اساتذہ اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حُسنِ سلوک، نیک نمونہ اور بےنفس زندگی نے آپ کے دل پر گہرا اثر کیا۔ ۱۹۱۷ء میں اپنی ایک خواب کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد ڈاکٹری تعلیم کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ اپنی ملازمت کے دوران پاک و ہند کے مختلف شہروں میں تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد عراق گئے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء تک وہاں قیام رہا۔ پھر دوسری مرتبہ ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۵ء تک وہاں قیام رہا۔ مختلف اوقات میں آپ دیگر ممالک مثلاً فلسطین، شام اور مصر میں بھی رہے۔

مرحوم جماعتی تحریکوں میں بڑے اشتیاق اور باقاعدگی سے حصہ لیتے رہے۔ بفضلہ تعالیٰ ابتداء میں آپ نے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی بعد میں ۱/۹ کی کر دی۔ ۱۹۵۲ء میں آپ کیپٹن کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ نومبر ۱۹۵۳ء میں مع اہل و عیال ربوہ تشریف لے آئے اور یہاں فضلِ عمر ہسپتال میں آنریری طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ انہی فرائض کی ادائیگی کے دوران ۹ رفروری ۱۹۵۶ء کو آپ پر اچانک شدید فالج کا حملہ ہوا جس کے بعد آپ لاہور کے سی۔ ایم۔ ایچ ہسپتال میں قریباً چار ماہ تک زیرِ علاج رہے۔ اس وقت سے اب تک کا یہ طویل بیماری کا زمانہ بڑے صبر و استقلال سے گزارا۔

خدمتِ دین، تبلیغِ حق، خدمتِ خلق اور تربیتِ اولاد کا خاص جذبہ رکھتے تھے۔ الفضل اور سلسلہ کے دیگر اخبارات میں بھی آپ کے تربیتی، اصلاحی اور طبی مضامین اکثر شائع ہوتے رہتے تھے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں خاص مقامِ قرب عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی سید حفاظت حسین زیدی مقیم لندن آجکل بعض مشکلات سے دوچار ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی تمام مشکلات دُور فرمائے۔

(مسرت ضیاء
پاکستان ٹوبیکو کمپنی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴